سوال

(28)نابالغ بچوں کا مسجد میں آنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیانابالغ بچے،بچیاں مسجد میں آسکتے ہیں صحیح دلائل سے راہنمائی فرمائیں اور یہ بھی واضح کریں کہ جب کبھی یہ بچے مسجد میں شور کریں اور نمازیوں کے لیے لڑائی جھگڑے کا سبب بن جائیں تو پھر کیا حکم ہے؟(نصراللہ،لاہور)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مساجد میں نابالغ لڑکے اور لڑکیوں کا آنا شرعاً جائزو مستحب ہے جبکہ وہ پاک وصاف ہوں۔

1۔ابوقتادہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ :

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ حَامِلٌ أُمَامَةَ بِنْتَ زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَلِأَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ , فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا , وَإِذَا قَامَ حَمَلَهَا".

(موطا کتاب قصر الصلاۃ فی السفر باب جامع الصلاۃ (81)بخاری کتاب الصلاۃ باب اذا حمل جاریہ صغیرۃ علی عنقہ فی الصلاۃ (516)وکتاب الادب باب رحمۃ الولد وتقبیلہ ومعانقتہ (5996)مسلم کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ باب جواز حمل الصبیان فی الصلاۃ(543)شرح السنہ 2/263،264)(741-742)

یہی حدیث مفصل طورپر ابوداؤدکتاب الصلاۃ باب العمل فی الصلاۃ(920) شرح السنہ 3/265(743)وغیرہما میں مروی ہے)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نواسی امامہ بنت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اٹھائے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے جو کہ ابوالعاص بن ربیعہ کی بیٹی تھیں۔جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں جاتے تو اسے نیچے رکھ دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو اٹھالیتے۔"

2۔حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں۔

" عن عبداللہ بن بریدۃ عن أبیہ : کان النبی- صلی اللہ علیہ وسلم-یخطب فجاء الحسن والحسین رضی اللہ عنہما وعلیہما قمیصان أحمران یعثران فیہما؛فنزل النبی- صلی اللہ علیہ وسلم- فقطع کلامہ فحملہما ثم عاد الی المنبر، ثم قال صدق اللہ (إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ) رأیت ہذین یعثران فی قمیصہما فلم أصبر حتی قطعت کلامی فحملتہما"

(نسائی کتاب الجمعہ باب نزول الامام عن المنبر قبل فراغہ من الخطبہ وقطعہ کلامہ (1412) وکتاب العیدین باب نزول الامام عن المنبر قبل فراغہ من الخطبہ (1584) ابوداوَد کتاب الصلاۃ باب الامام یقطع الخطبہ للا مر یحدث (1109) ترمذی کتاب المناقب باب مناقب الحسن والحسین (3774) ابن ماجہ کتاب اللباس باب لیس الا حمر للرجال (3600) مسند احمد 5/354 تفسیر طبی 28/81)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے کہ اس دوران حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ وحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سرخ قمیصیں زیب تن کیے ہوئے گرتے ہوئے آگئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے اترے ۔ اپنا کلام منقطع کیا۔ پھر ان دونوں کو اٹھا کر منبر پر تشریف لے آئے ۔ پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سچ کہا "تمھارے مال اور اولاد فتنہ ہیں" میں نے ان دونوں بچوں کو گرتے ہوئے قمیصوں میں دیکھا تو صبر نہ کر سکا یہاں تک کہ میں نے اپنی بات کو روک کر انہیں اٹھالیا۔ "

3۔ ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"إِنی لأقوم فی الصلاۃ وأرید أن أطول فیھا، فأسمع بکاء الصبی، فأتجوز فی صلاتی کراھیۃ أن أشق علی أمہ"

(بخاری کتاب الاذان باب من اخف الصلاۃ عند بکاء الصبی (707) و باب انتظار الناس قیام الامام العالم (868) نسائی کتاب الامامۃ باب ما علی الامام من التخفیف (824) ابوداوَد کتاب الصلاۃ باب تخفیف الصلاۃ للامر (789) ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلاۃ باب الامام تخفیف الصلاۃ اذا حدث امر (991) مسند احمد 5/305)

"میں نماز میں کھڑا ہوتا ہوں تو ارادہ کرتا ہوں کہ قرآءت لمبی کروں پس میں بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو اپنی نماز مختصر کر دیتا ہوں اس بات کو ناپسند کرتے ہوئے کہ اس کی ماں کو مشقت میں ڈال دوں گا۔ "

4۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

"کان رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وسلم - یسمع بکاء الصبی مع أمہ وھو فی الصلاۃ، فیقرأ بالسورۃ الخفیفۃ، أو بالسورۃ القصیرۃ"

(صحیح مسلم کتاب الصلاۃ باب امر الائمہ بتخفیف الصلاۃ فی تمام (470) ترمذی ابواب الصلاۃ (376) مسند احمد 3/109،153،156،182،205)

"نماز کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بچے کی اپنی ماں کے ساتھ رونے کی آواز سنتے تو چھوٹی سورۃ کی تلاوت کرتے۔ "

مذکورہ بالا احادیث صحیحہ صریحہ سے معلوم ہوا کہ بچوں کو مسجد میں لانا جائز ہے لیکن یہ خیال رکھنا چاہیے کہ بچے صاف ستھرے ہوں مسجد میں گندگی کی وناپاکی نہ پھیلے۔ امام نووی انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث کے تحت رقم طراز ہیں۔

"وفیہ جواز صلاۃ النساء مع الرجال فی المسجد وان الصبی یجوز ادخالہ المسجد وان کان الأولی تنزیہ المسجد عمن لا یؤمن منہ حدث "(شرح مسلم للنووی 4/156)

"اس حدیث میں مسجد کے اندر مردوں کے ہمراہ عورتوں کے نماز پڑھنے کا جواز ہے اور اسی طرح بچوں کو مسجد میں لانا بھی جائز ہے ۔ اگرچہ جس کی ناپاکی سے بچا نہیں جا سکتا اس سے مسجد کو بچانا اولیٰ ہے۔ "

اور وہ روایت درست نہیں جس میں آتا ہے۔

"جنبوا مساجدکم صبیانکم"

(حاشیہ شرح السنہ 3/265) کشف الخفاء ومزیل الالباس 1/334 المقاصد ص 75، الفوئد المجموعہ فی الاحادیث الموضوعہ ص :25۔ تحقیق مختصر المقاصد ص :108)

"اپنی مسجدوں کو بچوں سے بچاؤ۔ "

حافظ عراقی رحمۃ اللہ علیہ ، حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ ،امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ نے اسے سخت ضعیف قرار دیا ہے، امام بزار رحمۃ اللہ علیہ اور امام عبد الحق رحمۃ اللہ علیہ الاشبیلی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا لا أصل له اس کی کوئی اصل نہیں۔

یاد رہے کہ اگر بچے مسجد میں شورو غوغا کریں، نمازیوں کے لیے تشویش کا باعث بنیں تو ایسی صورت میں بچوں کو مسجد میں لانے سے اجتناب بھی کیا جا سکتا ہے کیونکہ چھوٹے بچوں کو مسجد میں لانا جائز تو ہے لیکن واجب نہیں اور امر جواز پر اصرار کرنا درست نہیں بالخصوص جب مسجد میں بچوں کی بنا پر جھگڑا و فساد وغیرہ کھڑا ہو تو جواز پر اصرار کرنا مکروہ ہوگا۔ اس کی مثال یہ سمجھ لیں کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بخاری شریف میں ایک باب یوں منعقد کیا ہے۔ "باب الانفتال والانصراف عن الیمین والشمال "یعنی نماز پوری کر کے دائیں اور بائیں جانب پلٹنے کا بیان۔ پھر اس میں ذکر کرتے ہیں کہ :

"وکان أنس یفتل عن یمینه وعن یساره ویعیب علی من یتوخی أو من یعمد الانفتال عن یمینه "

"اور انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ دائیں اور بائیں دونوں جانب پھر کر بیٹھتے تھے اور جو آدمی جان بوجھ کر دائیں جانب پھر کر بیٹھتا اس پر اعتراض کرتے تھے۔ ؟

اس کے بعد امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث درج کی ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے۔

«لَا يَجْعَلْ أَحَدُكُمْ لِلشَّيْطَانِ شَيْئًا مِنْ صَلَاتِهِ يَرَى أَنَّ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ لَا يَنْصَرِفَ إِلَّا عَنْ يَمِينِهِ لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَثِيرًا يَنْصَرِفُ عَنْ يَسَارِهِ» (بخاری 852)

"تم میں سے کوئی آدمی اپنی نماز میں سے شیطان کا حصہ مقرر نہ کرے کہ خواہ مخواہ یہ سمجھے کہ نماز سے پھر کر دائیں طرف بیٹھنا ہی لازم ہے میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت دفعہ دیکھا کہ آپ بائیں جانب پھرتے تھے۔ "

اس باب اور حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز سے سلام پھیر کر دائیں اور بائیں دونوں جانب پھرنا درست و جائز ہے لیکن اگر اس جائز کام کو کوئی شخص لازم جان لے اور صرف ایک طرف ہی پھرنے پر اصرار کرے تو یہ شیطان کی کارستانی ہے جو کہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول سے واضح ہے۔ شارح بخاری امام ابن المنیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

"ابن المنیر : فیه أن المندوبات قد تنقلب مکروهات إذا رفعت عن رتبتها؛ لأن التیامن مستحب فی کل شیء أی من أمور العبادة، لکن لما خشی ابن مسعود أن یعتقدوا وجوبه أشار إلی کراهته "

(فتح الباری 2/338۔ ارشاد الساری 2/145۔ مرعاۃ المفاتیح 3/301)

"اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بلاشبہ مباح امور اس وقت مکروہ ہو جاتے ہیں جب انہیں ان کے مقام سے بلند کر دیا جائے۔ اس لیے کہ عبادت کے تمام امور میں دائیں جانب کا لحاظ کرنا مستحب ہے لیکن جب عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس بات کا خدشہ لاحق ہوا کہ کہیں لوگ دائیں طرف پھرنے کو واجب سمجھنے لگے ہیں تو انھوں نے اس کے مکروہ ہونے کی طرف اشارہ دیا۔ "

امام طیبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

"قال الطیبی فیه ان من أصر علی أمر مندوب وجعل عزما ولم یعمل بالرخصة فقد أصاب منه الشیطان من الاضلال فکیف من أصر علی بدعة أو منکر "

(شرح الطیبی علی مشکوۃ المصابیح 3/105 مرعاۃ المفاتیح 3/301 مرقاۃ المفاتیح 3/31)

"اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جو آدمی کسی مندوب ومباح کام پر اصرار کرے اور اسے لازم قرار دے لے اور رخصت پر عمل نہ کرے تو اسے شیطان نے گمراہ کر دیا ہے، جب مباح وجائز کام پر اصرار کا یہ حال ہے تو جو شخص کسی بدعت یا منکر پر اصرار کرے اس کا نتیجہ کیسا ہو گا۔"

مذکورہ بالا احادیث صحیحہ صریحہ کا خلاصہ یہ ہے کہ نابالغ بچوں کا مسجد میں آنا جائز و درست ہے لیکن اگر یہ بچے نمازیوں کی نماز میں خلل اور مسجد میں فتنے وفساد کا باعث بن جائیں تو انہیں مسجد میں لانے سے گریز کیا جا سکتا ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

جلد 2۔ کتاب المساجد۔ صفحہ نمبر 211

محدث فتویٰ